السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دبئی میونسپلٹی کے چیرمین کی طرف سے یہ سوال موصول ہوا ہے۔ اختصار کے ساتھ ان کا سوال پیش کررہاہوں۔

ان کے سامنے پریشانی یہ ہے کہ دبئی شہر میں زمین کے اندرپانی کے پائپ لائنوں کے بچھانے کاکام زوروشور سے جاری ہے۔ پائپ لائن کواس مقام سے بھی گزرنانا گزیر ہے جہاں پہلے کبھی قبرستان ہواکرتی تھی اب وہاں کوئی قبرستان نہیں ہے اورنہ کوئی ایسی قبر ہے جس کی عمرپچیس سال سے کم ہو۔ بعض فنی مجبوریوں کی بنا پراس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ اس پرانی قبرستان میں پائپ لائن بچھانے کاکام ہواوراس مقصد کےلیے زمین کھودی جائے۔ اس کام کی خاطروہاں کی پرانی قبریں کھولنی پڑیں گی۔ سوال یہ ہے کہ عوامی مصلحت کی خاطراور مجبوری کی حالت میں قبروں کاکھولنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کاخط ملامزیداطمینان کےلیے میں نے انجینئروں کی وہ رپورٹ بھی پڑھی جس میں لکھا تھاکہ بعض فنی مجبوریوں اور عوامی مصلحتوں کے پیش نظرپائپ لائن کوقبرستان سے گزارنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔ ایسانہ کیاگیاتو دوسری صورتیں شہروالوں کےلیے نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہیں۔ آپ کاخط انجینئروں کی رپورٹ اوراس معاملہ میں فقہ کی کتابوں کی طرف رجوع کرنے کے بعدمیں جس نتیجہ پرپہنچاہوں وہ یہ ہے کہ:

اسلامی شریعت کی روسے کسی قبر کوکھولنااور میت کووہاں سے نکالنااوراس زمین سے منفعت حاصل کرناجائزنہیں ہے۔ الایہ کہ ایسا کرنے کےلیے کوئی شرعی عذر موجود ہو۔ شرعی عذرکیا ہوسکتے ہیں۔ مختصراًان کے بارے میں بتاتاچلوں۔

1۔ قبراتنی قدیم ہوچکی ہو۔ کہ اس بات کایقین کامل ہوکہ اب اس کے اندرسب کچھ بوسیدہ ہوکرمٹی بن چکاہے۔ اوراس بات کاتعین کہ سب کچھ مٹی بن چکاہوگاتجربہ کارحضرات ہی کرسکتے ہیں۔

2۔ قبر کے اندرمیت کواس قبرکی وجہ سے تکلیف پہنچ رہی ہومثلاًیہ کہ قبرکی جگہ بہت گندگی ہویاپانی سے بھرگئی ہویابہت خستہ حالت ہو۔ ایسی حالت میں میت کوقبر سے نکالنا جائزہے تاکہ اسے کسی دوسری بہترجگہ دفن کیاجا سکے۔

3۔ کسی زندہ آدمی کاکوئی حق قبر کے اندررہ جائے۔ مثلاًقبر کے اندرزندہ شخص کامال وغیرہ رہ جائے تودوبارہ اس قبر کوکھولناہے تاکہ اس مال کوبرآمدکیاجاسکے۔ فقہاء نے تواس بات کوبھی جائزقراردیا ہے۔ کہ میت کا پیٹ چاک کیاجاسکتاہے اس مال کونکالنے کےلیے جواس نے نگل لیا۔ تھا۔ اگرکسی ایک زندہ آدمی کے حق کی خاطر قبرکھولی جاسکتی ہے۔ توعوام کے فائدے کےلیے بدرجہ اولیٰ کھولی جاسکتی ہے۔

احناف کے نزدیک قبردوبارہ صرف اسی حالت میں کھولی جاسکتی ہے جب اس کے اندرکسی شخص کامال رہ جائے چاہے اس کی مالیت ایک درہم ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح کسی نے حق شفعہ میں ایسی زمین خریدی جس میں قبر موجود ہے توصاحب زمین کواختیارہے چاہے توقبر کوبرقراررکھے اورچاہے قبرکھول کرمیت کودوسری جگہ منتقل کردے۔

4۔ مسلمانوں کی اجتماعی مصلحت کے پیش نظراگرقبرکھولنااور میت کووہاں سے منتقل کرناضروری ہوجائے تواجتماعی مصلحت کی خاطرایسا کیاجاسکتاہے۔ کیوں کہ اسلامی شریعت کایہ اصول ہے کہ اجتماعی مصلحت کسی ایک شخص کی مصلحت پرمقدم ہے۔

اس توضیع کے بعدمیں کہہ سکتاہوں کہ آپ نے جس قبرستان کاتذکرہ کیاہے وہاں قبروں کاکھولنااوراموات کادوسری جگہ منتقل کرنادواسباب کی وجہ سے جائزہے۔

1۔ پہلاسبب یہ ہے کہ آس پاس کی زمینوں پرعمارتوں کی تعمیرکی وجہ سے وہاں کابہت ساراگنداپانی قبرستان کی زمین کومتاثرکررہاہے جس سے گندگی اوربدبو پھیلنے کاقوی امکان ہے۔ مردوں کواس سے تکلیف ہوسکتی ہے۔ ابن قدامہ اپنی کتاب "المغنی" میں لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے قبرکھولنے اور میت کووہاں سے منتقل کرنے کے بارے میں سوال کیاگیاتوامام احمد نے جواب دیاکہ اگرمیت کووہاں تکلیف ہورہی ہوتوایسا کیا جاسکتاہے۔ مزید فرمایاکہ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اورحضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایسا کیاتھا۔ امام احمد سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھاگیاجوگندی جگہ دفن کردیئےگئےتھے آپ نے انہیں منتقل کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھا

بخاری شریف کی روایت ہے کہ جابربن اللہ نےاپنے والد کواُحدکی جنگ کے بعدکسی دوسرے صحابی کے ساتھ ایک ہی قبرمیں دفن کردیا۔ لیکن انہیں یہ بات اچھی نہیں لگی چنانچہ چند مہینہ کے بعد حضرت جابرنے وہ قبرکھولی تاکہ اپنے والدکودوسری جگہ دفن کرسکیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ وہ میت اسی حالت میں تھی جیسے آج ہی اسے دفن کیاگیاہو۔ اس طرح طلحہ بن عبیداللہ جوکہ عشرۃ بمشرۃ میں سے ہیں ان کی بیٹی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خواب میں دیکھا کہ ان کے والدکوقبرمیں تکلیف ہورہی ہے۔ چنانچہ تیس سال کے بعداپنے والدکی قبرکھولی اورانہیں دوسری جگہ دفن کردیا۔

2۔ دوسراسبب یہ ہے کہ اجتماعی مصلحت اورعوام کوکسی نقصان سے محفوظ رکھنے کی خاطرقبروں کاکھولنااوراموات کومنتقل کرناضروری ہوگیاہواورشرعی اعتبارسے اجتماعی مصلحت بہرحال مقدم ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ

رحمۃاللہ علیہ نےاپنے فتاوی میں لکھا ہے کہ حضرت معاویہ رحمۃاللہ علیہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں نہر کھودنے کے لیے بعض شہداء کی قبریں کھلوائیں تھیں اورانہیں دوسرے مقام پر منتقل کردیا تھا۔ شہداء کے جسم بالکل تروتازہ تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس عمل پر کسی صحابی نے تنقید نہیں کی۔

ان دواسباب کی بنا پر آپ کا ان قبروں کا کھولنا اور مردوں کو وہاں سے منتقل کرنا جائز ہے۔ تاہم چند باتوں کا خیال رہے۔

1۔ صرف وہی قبریں کھولی جائیں جن کی عمر25 سال سے زائد ہو۔ الایہ کہ ان سے کم عمر قبروں کا کھولنا ضروری ہو۔

2۔ کام کرنے والے اس بات کا پورا خیال رکھیں کہ کوئی ہڈی نہ ٹوٹے۔ کیونکہ ابوداؤد کی روایت ہے:

"كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِ عَظْمِ الْحَيِّ"

''میت کی ہڈی ٹوٹنا زندہ شخص کی ہڈی ٹوٹنے کی طرح ہے''

3۔ جوہڈیاں جمع ہوں انہیں پوری عزت وحترام کے ساتھ علماء ومشائخ کی زیر نگرانی کسی دوسری جگہ منتقل کرکے دفن کردیا جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

اجتماعی معاملات، جلد:1، صفحہ:383

محدث فتویٰ